REGD No. L. 5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ
الفضل
ربوہ
نمبر سہ شنبہ
۲۰ جمادی الثانی ۱۳۷۶ھ
فی پرچہ ۲ آنہ

جلد ۴۶/۱۱ | ۲۲ صلح ۱۳۳۶ھش ۲۲ جنوری ۱۹۵۷ء | نمبر ۱۹

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۲۱ جنوری۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت وسلامتی اور درازی عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

سیرالیون مغربی افریقہ کے نئے گورنر کی خدمت میں جماعت احمدیہ کی طرف سے

انگریزی ترجمۃ القرآن کا تحفہ

اس موقعہ پر گورنر کی خدمت میں قرآن مجید کی اہمیت اور اس کے پُرعظمت پیغام پر مشتمل ایڈریس بھی پیش کیا گیا

بو۔ سیرالیون (بذریعہ ڈاک) ۱۹۵۶ء کی کرسمس کے موقعہ پر سیرالیون مشن کے مبلغ انچارج مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری نے جماعت احمدیہ سیرالیون کی طرف سے سیرالیون کے نئے گورنر ہز ایکسی لنسی سر مورلیس ایچ ڈورمن کو (جو حال ہی میں ٹرینیڈاڈ ویسٹ انڈیز سے تبدیل ہو کر سیرالیون کے گورنر مقرر ہوئے ہیں) انگریزی ترجمہ قرآن کریم کا ایک نسخہ بطور تحفہ پیش کی۔ جو انہوں نے شکریہ کے ساتھ قبول کی۔ قرآن کریم کے ساتھ ایڈریس بھی پیش کی گئی۔ جس کا ترجمہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔

"جناب عالی!

۱۹۵۶ء کی کرسمس کی مسرت انگیز تقریب پر جناب کی خدمت میں جماعت احمدیہ سیرالیون برانچ کی طرف سے قرآن کریم مترجم مع انٹروڈکشن کی ایک جلد بطور تحفہ پیش کرتے ہوئے میں انتہائی خوشی محسوس کرتا ہوں۔ قرآن کریم جیسا کہ آپکو علم ہوگا بلا امتیاز تمام مسلمانوں کا عالمگیر مقدس صحیفہ ہے۔ جسکی جماعت احمدیہ نے تھوڑا ہی عرصہ ہوا دنیا میں کثرت سے بولی جانے والی چودہ زبانوں میں ترجمہ کی ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ جناب کی خدمت میں اس ملک کے لوگوں کی طرف سے نیز اپنے وطن عزیز سے اور ٹرینیڈاڈ سے بیش قیمت تحفے موصول ہوں گے۔ لیکن مجھے کامل یقین ہے کہ یہ تحفہ جسے جماعت احمدیہ آج آپ کو پیش کرنے کا فخر حاصل کر رہی ہے۔ اور جو خدا تعالیٰ کے انتہائی اعلیٰ اور پُرعظمت پیغام کی صورت میں ہے عزت وقبولیت کے لحاظ سے دوسرے تمام صحائف پر سبقت اور فوقیت لے جائے گا۔ کیونکہ یہ وہ صحیفہ مقدس ہے جو خود خدا تعالیٰ کی طرف سے بنی نوع انسان کے لئے تحفہ کے طور پر بھیجا گیا ہے۔

(باقی صفحہ ۲ پر)

ڈچ گی آنا کے ایک مخلص دوست کا قابل قدر ایثار

مسجد کیلئے دس ہزار روپے مالیت کی زمین پیش کر دی

مبلغ ڈچ گی آنا مکرم شیخ رشید احمد اسحاق صاحب مطلع فرماتے ہیں کہ ڈچ گی آنا کے ایک مخلص دوست مکرم جناب جمن بخش صاحب نے اپنی دس ہزار روپے مالیت کی زمین مسجد احمدیہ کی تعمیر کے لئے وقف کر دی ہے فجزاہ اللہ احسن الجزاء

مکرم اسحاق صاحب مزید تحریر فرماتے ہیں کہ ڈچ گی آنا میں جماعت کے قیام اور اس کی روز افزوں ترقی میں مکرم جمن بخش صاحب کے خاندان نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا ہے یہ خاندان دینی کاموں اور سلسلہ کی خدمت میں ہمیشہ ہی پیش پیش رہتا ہے۔ اس خاندان کو اللہ تعالیٰ نے یہ سعادت بھی بخشی ہے۔ کہ مکرم جمن بخش صاحب کے ایک فرزند عبد العزیز جمن بخش صاحب آجکل ربوہ میں دینی تعلیم حاصل کر رہے ہیں

احباب جماعت کی خدمت میں دردمندانہ گزارش ہے کہ وہ مکرم جمن بخش صاحب اور ان کے تینوں بیٹوں عبد الحمید صاحب عبد المجید صاحب عبد العزیز صاحب اور دیگر افراد خاندان کے لئے خاص طور پر دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کو دینی و دنیوی ترقیات سے نوازے اور ان کا ہر طرح سے حامی وناصر ہو آمین

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۱ جنوری محترم نواب محمد عبد اللہ خان صاحب کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ کل ٹمپریچر ۹۹ رہا۔ معدہ کی شکایت بدستور ہے۔ اور کمزوری بھی بہت ہے۔ احباب محترم نواب صاحب موصوف کی صحت کاملہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

درخواست دعا

مکرم مولوی محمد صدیق صاحب مبلغ انچارج سیرالیون اطلاع دیتے ہیں کہ عیسائیوں اور فولا قوم کی طرف سے ہم پر جو مقدمہ دائر کیا گیا تھا۔ اس کا فیصلہ ماتحت عدالت نے ان کے خلاف دیا ہے اور ۲۰۰ پاؤنڈ کی ڈگری فریق مخالف کے حق میں دے دی ہے۔ اس فیصلہ کے خلاف مکرم محمد صدیق صاحب نے ویسٹ افریقن کورٹ آف اپیل میں اپیل دائر کی ہے۔ بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت سے عرض ہے کہ وہ خاص طور پر اس مقدمہ میں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

(وکیل التبشیر)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ سے ملاقاتوں کے متعلق ضروری اعلان

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت ابھی ایسی نہیں ہے۔ کہ حضور لمبی اور زیادہ تعداد میں ملاقاتیں فرما سکیں لہذا احباب کو چاہیئے کہ بغیر اشد ضرورت کے ملاقات نہ کریں اور ملاقات کرتے وقت بھی اپنے مقصد کو کم سے کم الفاظ میں ادا کریں۔ اور غیر ضروری امور سے اجتناب فرمائیں تاکہ اس طرح سے جس قدر وقت بھی بچے اسے حضور سلسلہ کے پروگرام کا م میں لگا سکیں۔

(پرائیویٹ سیکرٹری)

ایڈیٹر مولوی روشن دین تنویر۔ بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۲ جنوری ۱۹۵۷ء

جنوبی افریقہ میں نسلی امتیاز

اگرچہ تمام ایسے ممالک میں جہاں یورپین اقوام کا تسلط قائم ہے نسل اور رنگ کا امتیاز کسی نہ کسی حد تک عملاً روا رکھا جاتا ہے۔ خواہ ایسے بعض ممالک میں قانوناً اس کی بندش ہی کیوں نہ کی گئی ہو۔ لیکن اس ضمن میں جنوبی افریقہ واحد ملک ہے۔ کہ جس نے ڈنکے کی چوٹ تمام مخالفتوں اور اعتراضات کے علی الرغم ایسے امتیاز کو قومی سطح پر نہایت سختی اور انتہائی تلخیوں کی حد تک قائم رکھنے پر اصرار کیا ہوا ہے۔ یہاں تک کہ اقوام متحدہ کی آج تک کی تمام کارروائیاں اس اصرار کے سامنے ناکام ہو چکی ہیں۔

حالت یہ ہے کہ جنوبی افریقہ میں جو نام کو تو ایک برطانوی نوآبادی سمجھی جاتی ہے۔ یورپین کی تعداد افریقہ کے اصل باشندوں سے $\frac{1}{5}$ کی نسبت بھی نہیں رکھتی۔ لیکن ملک کا تمام سفید و سیاہ اسی اقلیت کے ہاتھ میں ہے۔ اور کوئی افریقی نژاد بغیر اجازت نامہ کے کسی آبادی میں داخل نہیں ہو سکتا۔ اور نہ بغیر اجازت نامہ کے کوئی کام کر سکتا ہے۔ پھر بغیر اجازت نامہ کے ہونا اس ملک میں کوئی سرسری جرم نہیں۔ بلکہ ہر سال تین چار لاکھ سیاہ فاموں کو اس جرم کی پاداش میں جیل کی ہوا کھانی پڑتی ہے۔

یہی نہیں نسلی امتیاز کے قوانین کے مطابق کسی غیر یورپی کو ووٹ دینے۔ سفید فام کے پڑوس میں رہنے۔ سرکاری عہدہ پر مقرر ہونے۔ سکولوں میں داخلہ بلکہ بسوں تک میں یورپین کے ساتھ بیٹھنے کی اجازت نہیں۔ میونسپلٹیاں کسی بھی سیاہ فام کو اپنے علاقہ سے نکال سکتی ہیں۔ اور اس حکم کی کوئی اپیل بھی نہیں ہو سکتی۔ الغرض کرۂ ارضی پر جنوبی افریقہ ایک ایسا خطہ ہے۔ جو افریقہ کے اصل باشندوں کے لئے ہی نہیں بلکہ تمام غیر یورپی باشندوں کے لئے ایک اقل اقلیت کے ہاتھوں دوزخ کا نمونہ بنا ہوا ہے۔

جنوبی افریقہ میں اصلی باشندوں کے علاوہ بہت سے پاکستانی اور بھارتی باشندے بھی ہیں۔ جو شروع شروع میں جب یورپی اقوام نے اس ملک پر قبضہ کیا۔ مختلف کاموں اور پیشوں کی غرض سے وہاں گئے تھے۔ حالانکہ ان غیر یورپی نوواردوں کا بھی ملک کی ترقی کے ساتھ بڑا تعلق ہے۔ اور انہوں نے ملک کی پیداوار کے امکانات کو بروئے کار لانے اور ترقی دینے میں یورپی باشندوں کے دوش بدوش کام کیا ہے۔ لیکن رنگ و نسل کے امتیازی قوانین کی چکی میں وہ بھی اسی طرح پیسے جا رہے ہیں۔ جس طرح افریقی۔

آزادی سے پہلے اور بعد میں اب تک بھارت اور پاکستان اس استبدادی روش کے خلاف احتجاج کرتے چلے آئے ہیں۔ لیکن اس احتجاج کا بھی نتیجہ الٹا ہی نکلا ہے۔ اور جتنی قربانیاں وہاں کے رہنے والوں۔ بھارتیوں۔ اور پاکستانیوں کے علاوہ یورپی حق پسند اور نیک دل لوگوں نے اب تک کی ہیں۔ تاکہ ان استبدادی قوانین کو منسوخ کرایا جائے۔ رائیگاں جا رہی ہیں۔ حتیٰ کہ جیسا کہ ہم نے کہا ہے۔ اقوام متحدہ کی کوششیں بھی ناکام ہیں۔

پچھلے دنوں اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کی خاص سیاسی کمیٹی نے ایک قرارداد بکثرت رائے منظور کی ہے۔ جس میں پاکستان بھارت اور جنوبی افریقہ کی حکومتوں سے کہا گیا تھا۔ کہ وہ باہمی بات چیت سے جنوبی افریقہ میں مقیم بھارتی اور پاکستانی باشندوں کا مسئلہ طے کریں۔ اس کمیٹی کے آخری اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے پاکستانی مندوب مسٹر قمر الدین نے جنوبی افریقہ کی یورپی حکومت کو نسل و رنگ کے امتیازات ختم کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے۔ آپ نے کہا۔ کہ

”انسانی حقوق کا تعلق تمام بنی نوع انسان سے ہے۔ اور جنوبی افریقہ کی صورت حال صرف اس طرح سدھر سکتی ہے۔ کہ ہر نسل کے افراد کو مساوی حقوق حاصل ہوں۔ اگر دنیا ایسے ہی دو طبقوں میں بٹ جائے۔ جن میں سے ایک کے حقوق دوسرا غصب کئے رکھے۔ تو روئے زمین پر امن و اصلاح کی کوئی توقع باقی نہیں رہتی۔ جنوبی افریقہ کی حکومت حالات اور انسانیت کے تقاضوں سے اتنی غافل نہ بنے۔ آج کی دنیا میں انسانی جدوجہد کا بنیادی مسئلہ انسانی وقار کا احترام ہے۔“

جنوبی افریقہ کی حکومت کی یہ استبدادی پالیسی واقعی ظلم و ستم کی ایک نہایت گھناؤنی مثال ہے۔ اور یہ ایسا مسئلہ ہے کہ اقوام متحدہ کو اسے محض متعلقہ ممالک کی باہمی بات چیت پر نہیں چھوڑنا چاہیئے۔ یہ مسئلہ کوئی ان ممالک کا ہی مسئلہ نہیں ہے۔ بلکہ تمام انسانیت کا مسئلہ ہے۔ اقوام متحدہ کو چاہیئے۔ کہ اسے وسیع انسانی مسئلہ سمجھ کر جلد از جلد حل کرنے کی کوشش کرے۔ اصل بات یہ ہے۔ کہ یہ مسئلہ جنگ کے مسئلہ سے بھی اہم ہے۔ جنگ کا مسئلہ صرف دو محارب قوموں کا باہمی مسئلہ ہے۔ اگرچہ اس میں شک نہیں کہ ایک علاقہ میں جنگ چھڑنے سے تمام دنیا میں اسکی آگ پھیل سکتی ہے۔ اس لئے جنگ کی روک تھام بھی ضروری ہے۔ لیکن انسان کے ساتھ حیوانوں سے بدتر سلوک روا رکھنا ایسی بات ہے۔ کہ جس کو انسانی فطرت سرے سے برداشت نہیں کر سکتی۔ اس لئے اقوام متحدہ کا اہم ترین اور اول ترین فرض یہ ہونا چاہیئے۔ کہ وہ دنیا کے ہر خطہ میں انسانی ابتدائی حقوق کو پامال ہونے نہ دے۔ اور جہاں کہیں اسے ایسا ہوتا نظر آئے۔ فوراً اس کا تدارک کرے۔ ایسے معاملات کو ملک کا محض اندرونی معاملہ تصور نہیں کرنا چاہیئے۔

علاوہ ازیں کیا یہ حیرت ناک نہیں ہے۔ کہ وہ قومیں جو آج اپنے تئیں تہذیب و تمدن کا علمبردار سمجھتی ہیں۔ انہیں کے ہاتھوں آج انسانیت ظلم و استبداد کے بوجھ کے نیچے سسک رہی ہے۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ خواہ دانایانِ فرنگ اپنی دانائی اور حکمت آفرینی اور تہذیب و تمدن پر کتنا بھی ناز کریں۔ نسل و رنگ کے امتیاز کی بناء پر جو انسانیت میں یورپی سفید فام اقوام نے رخنہ اندازی کر رکھی ہے۔ یہ ایسا تاریک دھبہ ہے۔ جس سے ان کا یہ ناز نازِ بیجا سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتا۔

مغربی تہذیب و تمدن کی ناکامی کے اور بھی پہلو ہیں۔ لیکن یہ پہلو تلخ تر ہے۔ اس تہذیب و تمدن کی ناکامی کی حقیقی وجہ مغربی اقوام کا مذہب سے فرار ہے۔ جب تک مذہبی اور اخلاقی اقدار کا احیاء از سرِ نو نہیں ہوگا۔ اور مغربی اقوام اسی ڈگر پر چلتی رہیں۔ تو ضرور دنیا کو وہ دن دیکھنا پڑے گا۔ کہ تمام انسانی نسل حیوانوں کے درجہ سے بھی نیچے اتر جائیگی۔ اور مشینی بربریت و وحشت اپنے پورے عذاب کے ساتھ چھا جائے گی۔

خریداران خطبہ نمبر الفضل کیلئے ضروری اعلان

جملہ خریداران خطبہ نمبر الفضل کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ الفضل کے جس نمبر میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ شائع ہوتا ہے۔ وہ نمبر بلا توقف انکی خدمت میں ارسال کر دیا جاتا ہے۔

یہ ضروری نہیں کہ ہر ہفتہ ضرور بالضرور خطبہ شائع ہو۔ بعض اوقات ایک ہفتہ میں دو تین خطبے بھی شائع ہو جاتے ہیں۔ اور بعض اوقات کوئی خطبہ بھی شائع نہیں ہوتا۔

ادارہ الفضل کو جس وقت شعبہ زود نویسی کی طرف سے حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ موصول ہوتا ہے۔ فوراً شائع کر دیا جاتا ہے۔

لہذا خطبہ نمبر کے خریداران الفضل سے گذارش ہے کہ وہ خطبہ کے ہر ہفتہ نہ ملنے کی شکایت کے لئے خطوط نہ لکھیں۔ بلکہ ہر خطبہ کا نمبر ملاحظہ فرما لیا کریں۔ اور اگر کوئی خطبہ دو خطبوں کے درمیان ان کو نہ ملے۔ تو مینیجر الفضل کو اطلاع دیں۔ بعد تحقیقات اگر ان کی شکایت درست ثابت ہوئی۔ تو ان کو مطبوعہ خطبہ نمبر بلا قیمت ارسال کر دیا جائے گا۔

(مینیجر الفضل)

نائیجیریا میں احمدی مبلغین کی وسیع پیمانے پر تبلیغی، تعلیمی اور تربیتی سرگرمیاں

ریڈیو پر خطبات اور تقاریر۔ اخبارات اور دیگر تبلیغی لٹریچر کی وسیع اشاعت

ملک کی تعلیمی، تمدنی اور معاشی سرگرمیوں میں شرکت۔ پریس میں اثر و نفوذ

از مکرم شیخ نصیر الدین احمد صاحب ایم۔ اے۔ بی۔ ٹی۔ مبلغ نائیجیریا بوساطت وکالت تبشیر ربوہ

(۱۲)

میٹنگز

ہمیں جس قسم کی میٹنگز میں شمولیت کرنی ہوتی ہے۔ ان کے نام یہ ہیں۔

(۱) ایجوکیشنل منسٹری Educational — Ministry اور ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے بلائی ہوئی میٹنگ۔

(۲) مسلم کونسل آف سکولز کی میٹنگز

(۳) نائیجیرین یونین آف جرنلسٹس کی میٹنگز

(۴) سکاؤٹس کی میٹنگز جن کے مکرم سیفی صاحب وائس چیئرمین ہیں۔

(۵) نائیجیرین براڈکاسٹنگ سروس کی طرف سے بلائی ہوئی میٹنگز

(۶) مسلم براڈکاسٹنگ ایڈوائزری کمیٹی کی میٹنگز

(۷) پریس کانفرنسز

(۸) حکومت کے مختلف اداروں کی طرف سے وقتاً فوقتاً استقبالیہ اور الوداعیہ پارٹیاں

(۹) ہاؤس آف ریپریزنٹیٹو House of Representatives کے اجلاسوں میں شمولیت

(۱۰) نائیجیریا مشن کی مینیجنگ کمیٹی کی میٹنگز اور دیگر ہنگامی میٹنگز

دفتری کام

ہمارے مشن کے تمام تر کام چونکہ مستقل قسم کے ہیں۔ لہٰذا ان کے لئے ہمارا ایک مستقل دفتر قائم ہے۔ صبح ۸½ بجے سے دو بجے دوپہر تک ہمارا دفتر باقاعدہ لگتا ہے۔ اور رات کو عشاء کی نماز کے بعد سے ۱۱ بجے تک اس میں باقاعدہ کام ہوتا ہے۔ دفتر میں ہم مختلف مشنوں سے آمدہ خطوط کے جواب دیتے ہیں۔ اور مطلوبہ لٹریچر بھیجا جاتا ہے۔ ہر ماہ متعدد سرکلر لیٹرز کے ذریعہ مرکزی فیصلوں سے اور ہنگامی امور سے تمام مشنوں کو مطلع کیا جاتا ہے اور مختلف تحریکیں کی جاتی ہیں۔

انبیاء سے متعلق تمام تر خط و کتابت کی جاتی ہے۔ اور مغربی افریقہ کے دیگر مشنوں سے بھی خط و کتابت کی جاتی ہے اس کے علاوہ مشن کے تمام تر آمد و خرچ کے حساب کا ریکارڈ رکھا جاتا ہے۔ اور اس کی تفصیل مرکز میں بھیجی جاتی ہے۔

تبلیغی سرگرمیاں

اجتماعی تبلیغ۔ ہم ہر ہفتہ کی رات کو تقریباً ۸½ بجے سے تقریباً ساڑھے گیارہ بجے تک مختلف ایسے مقامات پر جہاں لوگ کثرت سے آتے ہوں پبلک جلسہ کرتے ہیں۔ جس میں اول یہاں کے لوکل مبلغ اپنی زبان میں تبلیغ کرتے ہیں اور بعد میں ہم مبلغین تقاریر کرتے ہیں۔ اور لوگوں کو سوالات کی دعوت دیتے ہیں یہ سوالات کا سلسلہ اس قدر دلچسپ ہو جاتا ہے کہ لوگ سوالات کے لئے اصرار کرتے رہتے ہیں۔ لیکن جب وقت بہت زیادہ ہو جاتا ہے۔ تو ہم انہیں آئندہ ہفتہ کا وعدہ کرتے ہیں۔ یا انہیں مشن ہاؤس میں آنے کی دعوت دیتے ہیں۔ اور انہیں اپنا تبلیغی لٹریچر خریدنے کی ترغیب دلاتے ہیں۔ تاکہ وہ اس سے بھی اپنے سوالات کے جواب حاصل کر سکیں۔

ہمارے دو لوکل مستقل مشنری مختلف مشنوں کا تبلیغی دورہ کرتے ہیں۔ اور اپنی کارگزاری کی رپورٹ ہمیں باقاعدہ دیتے ہیں۔

انفرادی تبلیغ۔ اس کے علاوہ ہم جب بھی کسی موقعہ پر باہر جائیں۔ تو عموماً تبلیغی پمفلٹس ساتھ لے جاتے ہیں اور انہیں مفت تقسیم کرتے ہیں۔ اور اس طرح تبلیغ کی بات شروع ہو جائے۔ تو زبانی تبلیغ بھی کرتے ہیں۔

تبلیغی اور تربیتی دورے

مختلف مشنوں میں بیداری پیدا کرنے کی غرض سے ہم وقتاً فوقتاً ان کا دورہ کرتے ہیں۔ ان دوروں میں تبلیغی اور تربیتی پروگراموں کے علاوہ جن مشنوں میں ہمارے سکول جاری ہیں۔ ان میں سکولوں کا معائنہ بھی کیا جاتا ہے۔ اور اس بات کا جائزہ بھی لیا جاتا ہے۔ کہ ہم کن ذرائع سے وہاں کی تعلیمی سکیم میں حصہ لے سکتے ہیں۔

جماعت کی تربیت کا کام عموماً نماز دن کے بعد مساجد میں کیا جاتا ہے۔ دن کے وقت مختلف بارسوخ اور اہم شخصیتوں سے ملاقاتیں کی جاتی ہیں۔ اور رات کو گیس کی روشنی میں عام پبلک جلسہ کیا جاتا ہے۔ رات کو جلسہ کی کارروائی سننے کے بعد دن کے وقت لوگ استفسار کے لئے بکثرت آتے ہیں۔ اور اس طرح دن اور رات تبلیغ اور تربیت کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔

علاوہ ازیں لٹریچر کی فروخت اور اخبار کی Circulation بڑھانے کی کوشش کی جاتی ہے۔

تعلیم و تربیت

جماعت کے لوگوں کو اپنے بچوں کو اعلیٰ تعلیم دلانے کی ترغیب دلائی جا[تی]

حضرت مفتی محمد صادق صاحب کی یادیں

اختر گونڈوی

گردشِ وقت کے صحیفے ہیں — سانحے زندگی کے ہیں تحریر
سعیٔ پیہم مٹا نہیں سکتی — مستقل ہے نوشتۂ تقدیر

آہ مفتی محمد صادق — زندگی کی فضاؤں میں گم ہے
اُن کے افکار جاگتے ہیں ابھی — وہ عدم کی ہواؤں میں گم ہے

مردِ حق گو کو یاد کرتے ہیں — آج اپنی فضاؤں میں ہم لوگ
یاد رکھیں گے ہر گھڑی اُن کو — اپنے دل کی دعاؤں میں ہم لوگ

ایسے انسان بزمِ ملت کو — مہر و ماہ سے سنوار دیتے ہیں
زندگی کے حریم تیرہ میں — ہر تجلّی اُتار دیتے ہیں

اے فضائے سوادِ امریکہ — وہ حقائق کی موج کا دھارا
جس سے روشن ہوئیں تری راہیں — چھُپ گیا وہ حسین سیّارا

موت کا اس کی غم نہ کر لیکن
اس کا پیغام اب بھی زندہ ہے

ہے۔ چنانچہ ہماری جماعت کے ایک اہم ممبر میں ایک نہایت ہی مخلص احمدی کا لڑکا اعلیٰ ٹیچنگ ٹریننگ حاصل کرنے کے لئے انگلینڈ گیا ہوا ہے۔ جو عنقریب وہاں سے فارغ ہو کر واپس آنے والا ہے۔ اسی طرح یہاں کے ایک اور معزز احمدی کو مکرمی سیفی صاحب نے اپنے لڑکے کو اعلیٰ تعلیم دلانے کی ترغیب دلائی۔ جس پر اس نے اسے وکالت پاس کروائی۔ اور حال ہی میں وہ گورنمنٹ کی طرف سے مجسٹریٹ نامزد کر دیا گیا ہے۔ یہاں مسلمان مجسٹریٹ بطور شاذ کے ہیں۔

اور متعدد نادار بچوں کو تعلیم کے لئے وظیفہ بھی دیا جاتا ہے۔ تربیت کا انتظام دو طور پر ہے۔ ایک روزانہ اور دوسرا ہفتہ وار۔ روزانہ پروگرام میں صبح کی نماز کے بعد حضرت اقدس مصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ کی تفسیر قرآن کا درس دیا جاتا ہے۔ اور مغرب کے بعد پڑھنے کا شوق رکھنے والوں کو قرآن شریف اور حدیث کا ترجمہ پڑھایا جاتا ہے۔ مغرب کی نماز کے بعد ہم عشاء کی نماز تک ہمیشہ مسجد میں ہی رہتے ہیں۔ اور جماعت کے لوگوں سے مختلف معاملات کے بارہ میں گفت و شنید کرتے رہتے ہیں۔ اور عشاء کی نماز سے پندرہ منٹ قبل ہم جماعت کے لٹریچر میں سے اہم تحریروں کا ترجمہ کر کے سناتے ہیں۔ اور یا کوئی انگریزی کتاب پڑھ کر سناتے ہیں۔ ان دنوں ہم اس وقت حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی کتاب "اسلام میں اختلافات کا آغاز" کا درس دے رہے ہیں۔

ہفتہ وار پروگرام میں اتوار کے روز فجر کی نماز کے بعد ہم بجائے درس کے جماعت کے لوگوں کو سوالات کا موقعہ دیتے ہیں۔ اور ان کے مطلوبہ مختلف مسائل کے متعلق بحث کرتے ہیں۔ اور دن کے دس بجے سے ساڑھے بارہ بجے تک ایک تربیتی جلسہ کرتے ہیں۔ جس میں تبلیغی اور تربیتی مضامین پر مختلف احباب تقاریر کرتے ہیں۔ نیز مختلف دینی مسائل پر گفتگو کی جاتی ہے۔

ملک کے مختصر سیاسی و معاشی حالات

اس وقت ہمارا ایک احمدی سٹرشانی مرکزی وفاقی اسمبلی (House of Representatives) کا ممبر ہے۔

جنوری ۱۹۵۷ء میں نائیجیریا کے نمائندوں کی انگلینڈ میں ایک بہت اہم کانفرنس ہونے والی ہے۔ جس میں ملک کی آزادی کے متعلق فیصلہ کن بحث ہونی ہے۔ لہٰذا ملک میں عام سیاسی بیداری ہے۔

اس وقت Eastern اور Westren Region اور Region اس بات پر متفق ہیں۔ کہ ہمیں اب مکمل آزادی مل جانی چاہیئے۔ لیکن ان میں اس بارہ میں اختلاف ہے۔ کہ نائیجیریا کی حکومت وفاقی ہو۔ یا ہر Region الگ کلی طور پر آزاد اور خود مختار ہو۔ Western Region والے اپنے Region کی مکمل اور خود مختار حکومت چاہتے ہیں۔ اس کی ایک خاص وجہ یہ ہے۔ کہ یہ Region نسبتاً زیادہ ترقی یافتہ ہے۔ اور دوسرے حصوں کے مقابل میں سب سے زیادہ مالدار ہے۔ اور تعلیم میں بھی سب سے آگے ہے۔ صرف اسی Region نے تا حال مفت پرائمری تعلیم کا اجراء کیا ہے۔ لہٰذا یہ Region یہ نہیں چاہتا۔ کہ دوسرے حصوں کی طرف توجہ کی وجہ سے اس Region پر کئے جانے والے اخراجات میں کمی آ جائے۔ دوسری وجہ یہ ہے۔ کہ ملک کی آمد کا بہت بڑا حصہ اس Region سے حاصل ہوتا ہے۔ متحدہ یا وفاقی حکومت کی صورت میں ملک کی آمد مساوی تقسیم ہونے کی وجہ سے اس Region کی آمد دوسرے حصوں پر خرچ ہوگی۔ اور ان کا اس طرح حق مارا جائے گا۔

تیسری وجہ یہ ہے۔ کہ وفاقی حکومت کی صورت میں لیگس وفاقی دارالحکومت ہوگا۔ اور باوجود Western Region میں ہونے کے یہ Region اس کی آمد سے محروم ہو جائے گا۔ لیگس ملک کی اہم ترین بندرگاہ ہے۔ لہٰذا یہ بہت بڑی آمد کا منبع ہے۔ W. R. والے اس کو اپنے ہاتھ سے جاتا دیکھنا پسند نہیں کرتے۔

اس کے برخلاف Eastern Region اول تو متحدہ حکومت چاہتا ہے۔ ورنہ کم از کم وفاقی حکومت پر مصر ہے۔ ان کی دلچسپیاں مندرجہ بالا وجوہات کے برعکس ہیں۔

Northern Region ان دونوں Regions کے برخلاف فی الحال فوری طور پر مکمل حکومت حاصل کرنے کے خلاف ہے۔ ان کا خیال ہے۔ کہ کم از کم ۱۹۵۹ء تک ہمیں مکمل آزادی حاصل نہیں کرنی چاہیئے۔ اس کی بڑی وجہ یہ ہے۔ کہ یہ جغرافیائی حالات کی وجہ سے کافی حد تک Western Region کا محتاج ہے۔ دوسرے تعلیم میں سب سے پیچھے ہے۔ جس کی وجہ سے متحدہ حکومت کی صورت میں اس Region سے نسبتاً بہت کم قابل لوگ حکومت میں آ سکیں گے۔ اور وفاقی یا علاقائی خود مختار حکومت کی صورت میں وہ ابھی اپنے آپ کو حکومت کرنے اور مضبوط بنیادوں پر حکومت کرنے کے قابل نہیں پاتے۔

چونکہ یہ ملک اپنی ملکی ضروریات تمام تر برطانیہ سے حاصل کرتا ہے۔ لہٰذا صنعت کے لحاظ سے یہ ملک بہت پیچھے ہے۔ اور Technical قابلیت کے آدمیوں کی بہت زیادہ کمی ہے۔ زرعی لحاظ سے بھی یہ ملک بہت پیچھے ہے۔ اور عام کھانے پینے کی چیزیں بھی (خاص طور پر West اور East Region میں) انگلینڈ سے ہی آتی ہیں۔ اور یہاں کے لوگوں کی آمد کا ذریعہ یا ملازمت ہے اور یا چھوٹے پیمانہ کی تجارت ہے۔ بڑے پیمانہ پر تمام تر تجارت انگریزوں شامیوں اور ہندوستانیوں کے ہاتھ میں ہے۔

ضروری اعلان

گذشتہ مجلس مشاورت میں فیصلہ ہوا تھا۔ کہ جن احباب کی وصیت بقایا کی وجہ سے منسوخ ہو جائے۔ اور وہ چھ ماہ تک وصیت بحال نہ کرائیں۔ یا معذرت کر کے چندہ عام ادا کرنے کی اجازت نہ لیں۔ تو ان سے نادہندگان کے مطابق سلوک کیا جاوے۔ ایسے احباب سے چندہ نہ قبول کرنے کی ہدایت تو اس لئے تھی۔ کہ وہ اپنی کوتاہی پر نادم ہوں۔ لیکن بعض احباب کے متعلق معلوم ہوا کہ وہ نہ تو وصیت بحال کرانے کی طرف توجہ کرتے ہیں۔ اور نہ ہی ندامت کا اظہار کر کے چندہ عام ادا کرنے کی اجازت حاصل کرتے ہیں۔ اس لئے تمام جماعتوں کے متعلقہ عہدہ داران سے التماس ہے۔ کہ وہ ایسے احباب کو سمجھائیں۔ اور ان کو سلسلہ عالیہ احمدیہ کے قواعد کا احترام کرنے پر آمادہ کریں۔ لیکن اگر پھر بھی کوئی شخص اصلاح نہ کرے۔ اور اپنے لئے چندہ کی ادائیگی کی صورت پیدا نہ کرے۔ تو ان کے خلاف تعزیری کارروائی کے لئے حسب قواعد نظارت امور عامہ میں رپورٹ بھجوائی جاوے۔ جماعت کے استحکام کے مدنظر یہ ضروری ہے

(ناظر بیت المال ربوہ)

قربانی کسے کہتے ہیں؟

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ "یاد رکھو۔ قربانی کہتے ہی اس کو ہیں۔ کہ انسان ضروریات کم کرے۔ فاقہ برداشت کرے۔ اپنا پیٹ کاٹے۔ پھر خدا تعالیٰ کی راہ میں چندہ دے۔ خوب یاد رکھو خدا تعالیٰ کی راہ میں کبھی کوئی مفلس نہیں ہوتا۔ خدا تعالیٰ اسے ضرور نوازتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

از بذلِ مال در راہش کسے مفلس نمے گردد
خدا خود میشود ناصر اگر ہمت شود پیدا"

(مہتمم تحریک جدید خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

سیرالیون کے گورنر کی خدمت میں انگریزی ترجمۃ القرآن کا تحفہ (بقیہ صفحہ اول)

جماعت احمدیہ امتِ مسلمہ کا ایک حصہ ہے۔ جو سیرالیون میں سب سے پہلے ۱۹۳۷ء میں قائم کی گئی۔ اٹھارہ سال کے اس قلیل عرصہ میں جماعت احمدیہ نے علمی دینی اور ثقافتی لحاظ سے کافی ترقی حاصل کی ہے۔ اس جماعت کے سیرالیون پروٹیکٹوریٹ اور کالونی میں تعمیر کردہ سکول اور اس کی دیگر علمی مصروفیات اس امر کا واضح ثبوت ہیں۔ کہ مسلمانوں کی یہ جماعت اس ملک کے لوگوں کا تعلیمی معیار بلند کرنے اور ان کو اخلاقی ترقی کے معراج تک پہنچانے میں اپنی انتہائی جدوجہد عمل میں لا رہی ہے۔ اور حقیقی طور پر خواہشمند ہے۔ کہ سیرالیون کے لوگ علمی۔ عملی۔ ثقافتی اور سماجی ترقی میں قلیل سے قلیل عرصہ میں عروج و کمال کو حاصل کر سکیں۔

ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں۔ کہ آنے والا سال اور کرسمس کا یہ موقعہ آپ کے لئے اور آپ کے اہل و عیال کے لئے آئندہ خوشیوں اور مسرتوں کا پیش خیمہ ثابت ہوا۔ اور آپ کا سیرالیون میں قیام اہل ملک کے لئے فلاح و بہبود پر منتج ہو۔ اللہ تعالیٰ آپ کے حسن انتظام کے ذریعہ اس ملک کے لوگوں کے لئے امن۔ سلامتی اطمینان اور ترقیات کے دروازے کھولے۔

(مرسلہ قاضی مبارک احمد صاحب جنرل سکرٹری احمدیہ مشن بو۔ بوساطت وکالت تبشیر)

حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ عنہ

(از مکرم چوہدری جمال الدین احمد صاحب چنیوٹ)

حضرت مفتی صاحب رضی اللہ عنہ صاحب کشف و اہام تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قوت قدسیہ کے طفیل آپ کی دعائیں بہت قبول ہوتی تھیں۔ اور آپ کا دعا کرنے کا انداز نہایت رقت آمیز تھا۔ تقسیم ملک کے بعد جب کہ ربوہ کی آبادکاری ابتدائی مراحل میں تھی۔ آپ کو کچھ عرصہ مجبوراً چنیوٹ میں رہائش اختیار کرنا پڑی اور یہ میری خوش نصیبی ہے کہ یہ دو سال مجھے آپ کو قریب سے دیکھنے کا موقعہ ملا۔ آپ روزانہ بلاناغہ صبح کے وقت میرے ہاں تشریف لایا کرتے تھے۔ اپنی ڈاک کے جواب بھی مجھ سے لکھواتے اور دعا بھی فرمایا کرتے۔ دراصل ہمارے خاندان کے ساتھ آپ کے دیرینہ تعلقات تھے میرے والد مرحوم چوہدری بدرالدین صاحب مرحوم سے بھی بہت محبت رکھتے تھے۔

آپ کا دعا کرنے کا طریق یہ ہوتا کہ نیم بلند آواز میں سورۃ فاتحہ پڑھتے۔ پھر درود شریف پڑھتے اور پھر اپنی زبان میں ایک جامع دعا مانگتے۔ جس میں حاجتمند کی سب ضروریات آجاتیں اور پھر درود شریف پڑھ کر دعا ختم فرماتے۔ حضرت مفتی صاحب رضی اللہ عنہ نے تلاوت قرآن پاک کا ایک سلسلہ بھی ہمارے گھر میں شروع فرمایا۔ آپ تشریف لاتے اور برادرم مکرم حافظ عزیز احمد صاحب بھی تشریف لے آتے اور تلاوت شروع کرتے میں قرآن کریم کھول کر بیٹھ جاتا۔ حافظ صاحب سناتے۔ حضرت مفتی صاحب رضی اللہ عنہ اور خاکسار سنتے رہتے اور اگر حافظ صاحب کے تلفظ میں کوئی غلطی ہوتی تو حضرت مفتی صاحب اس کی اصلاح فرماتے۔ آپ اپنا قرآن مجید ساتھ لے آتے اور اس میں جو جو سورتیں اور آیات آپ کو زبانی یاد تھیں ان پر نشان لگے ہوئے تھے۔

آپ نے کئی بار بیان فرمایا کہ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سیر کے لئے تشریف لے گئے تو راستہ میں کسی نے ذکر کیا کہ حضور یو.پی کی طرف سے ایک حافظ صاحب تشریف لائے ہوئے ہیں۔ جو قرآن کریم نہایت خوش الحانی سے پڑھتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام وہیں زمین پر تشریف فرما ہوگئے اور حافظ صاحب نے تلاوت فرمائی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے۔ حضرت مفتی صاحب نے فرمایا کہ میں نے اسی روز حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو روتے دیکھا۔ یہ واقعہ بیان فرمانے کے بعد حضرت مفتی صاحب نے برادرم مکرم حافظ عزیز احمد صاحب سے فرمایا کہ آپ کی تلاوت کا طرز ان حافظ صاحب سے ملتا ہے۔ اور مجھے وہ مجلس یاد آجاتی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ذکر کرتے وقت ہمیشہ آپ پر ایک وجد طاری ہو جاتا اور چشم پرآب ہوکر وہ زمانہ یاد فرمایا کرتے تھے۔ ایک دفعہ آپ نے فرمایا کہ "باوجود کمزور اور ناتواں ہونے کے میرا اتنی لمبی عمر پانا بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان کے ساتھ ازحد محبت تھی۔ گذشتہ سال ۱۹۵۵ء میں جلسہ سالانہ کے موقع پر قادیان جانے سے پہلے میں حضرت مفتی صاحب سے ملا۔ اور عرض کیا کہ قادیان جارہا ہوں آپ نے فرمایا

"میرے لئے دعا کرنا اور وہاں حضرت صاحب کا ایک لڑکا ہے۔ اسے میری طرف سے سلام کہنا اور دعا کے لئے بھی کہنا۔"

حضرت مفتی صاحب کی دعائیں اللہ تعالیٰ بہت قبول فرماتا تھا۔ اس کی چند مثالیں عرض کرتا ہوں۔ جو کہ آپ کی اپنی تحریروں میں میرے پاس محفوظ ہیں۔ میری درخواست پر آپ نے میری ڈائری میں لکھدیں تھیں۔ درج ذیل ہیں:۔

(۱) ۸ر دسمبر ۱۹۵۰ء گذشتہ شب عزیز جمال الدین صاحب اور عزیزہ عابدہ خانم ہر دو کی صحت کے واسطے دعا کرتا رہا۔ پہلے جمال الدین سلمہ اللہ کے لئے۔ پھر عابدہ کے لئے پھر ہر دو کے لئے دعا کرتے ہوئے غنودگی سی ہوکر زبان پر جاری ہوا۔ دعا قبول ہوگئی

(۲) پھر ایک خط میں مجھے تحریر فرماتے ہیں کہ "گذشتہ رات مجھے یہ القاء ہوا ہے کہ آپ کی صحت میں ترقی ہوگی اور ترقی پر ترقی ہوگی"

(۳) جب میں بیمار تھا اور آپ چنیوٹ میں رہائش پذیر تھے تو آپ میرے پاس تشریف لائے۔ عبادت اور دعا فرمائے سورۃ فاتحہ اور درود شریف پڑھ کر مجھ پر پھونکیں مارتے اور جاتے ہوئے فرماتے۔ "خیر انشاء اللہ۔ مجھے تشفی ہوئی ہے۔ کہ آپ صحت یاب ہوں گے" بعض اوقات تحائف بھی لاتے اگر کسی روز تشریف نہ لاسکتے تو جب آتے معذرت اور مجبوری ظاہر فرماتے۔

ربوہ کے متعلق ایک اہم تحریر

ربوہ کے متعلق آپ کے دست مبارک سے لکھی ہوئی ایک تحریر میری ذاتی ڈائری کے صفحہ ۷۵ پر درج ہے۔ جوکہ تاریخی حیثیت کے علاوہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک خاص بشارت کی حامل بھی ہے۔ اور اس تائید الٰہی کا ایک نشان ہے۔ جو حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ کو حاصل ہے۔ یہ تحریر میرے پاس محفوظ ہے۔ حضرت مفتی صاحب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

"۱۲ر جولائی ۱۹۴۹ء کو شام کے قریب بارش بہت زور کی ہونے لگی۔ میں ربوہ میں تھا۔ جہاں سب مکان ابھی خام گورنمنٹ کے ہیں خطرہ ہوا کہ بارش کی تیزی سے مکان گرنے لگیں گے۔ میں دعا کی طرف متوجہ ہوا کہ یہ بارش موجب برکت ہو اور کوئی نقصان نہ ہو۔ دعا کرتے ہوئے یہ الفاظ میری زبان پر جاری ہوئے وطور سینین وھذا البلد الامین تب تشفی ہوئی کہ یہ مقام ربوہ طور کی طرح نزول روحانیت کا موجب ہوگا جیسا طور پر توریت نازل ہوئی اور یہ شہر امن میں رہیگا۔ فالحمد للہ

محمد صادق عفی عنہ ۱۲/۷/۴۹

اذکروا موتاکم بالخیر

جلسہ سالانہ پر سابق صوبہ سرحد کے اکثر دوستوں کو جناب شیخ اللہ بخش مرحوم و مغفور کی وفات کی اطلاع ہوگئی تھی۔ شیخ صاحب موصوف مورخہ ۲۲ر دسمبر ۱۹۵۶ء بوقت ۱/۲-۱۰ بجے دن کے اپنے محبوب حقیقی سے جا ملے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ جن احباب نے ان کو قریب سے دیکھا وہ جانتے ہیں کہ شیخ صاحب احمدیت کا ایک عملی نمونہ تھے سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے انہیں ازحد محبت تھی اور نظام سلسلہ کا احترام اس قدر تھا کہ وہ اس کے خلاف کوئی بات برداشت نہ کرسکتے تھے۔ تبلیغ احمدیت کا جذبہ بھی ان میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ مہمان نوازی کے لئے گو اہل سرحد پہلے ہی مشہور ہیں مگر اس کارخیر میں وہ اپنی نظیر آپ تھے۔ بنوں ایک ایسی جگہ پر واقع ہے۔ جہاں سال کے بارہ مہینے افغانستان کے علاقہ خوست کے احمدی احباب آتے جاتے رہتے تھے اور خاندان شہید مرحوم کے معزز ممبران صحرائے نورنگ سے ، اور ملازم پیشہ احباب ہندوستان کے مختلف صوبوں سے نیز رزمک وغیرہ آتے تھے۔ وہ سب کے سب شیخ صاحب کے ہاں فروکش ہوتے تھے۔ وہ ان کی رہائش کا انتظام کرتے بلکہ ان کی خورد و نوش اور ہر قسم کے آرام کا بیحد خیال رکھتے تھے گویا ان کا مکان بنوں میں سلسلہ کا ایک مرکز تھا جہاں مبلغین اور احمدی حضرات نہایت ہی آرام پاتے تھے۔

۱۹۳۲ء کی بات ہے کہ جناب خانصاحب نعمت اللہ خان صاحب برج انسپکٹر بمقام حیدک ایک پل بنانے کے سلسلہ میں تشریف لائے ہوئے تھے۔ ایک احمدی دوست نے ان کو ایک پمفلٹ دیا۔ جس سے ان کی توجہ احمدیت کی مبذول ہوگئی۔ مزید تحقیق کیلئے جناب خانصاحب موصوف دو تین ماہ تک معہ تین چار احباب کے ہر ہفتہ کو تشریف لاتے رہے۔ اور تبادلہ خیالات ہوتا رہا۔ بالآخر خانصاحب موصوف نے معہ تین احباب بنوں میں ہی بیعت کرلی۔

شیخ اللہ بخش صاحب احمدیت کی شمع کا ایک پروانہ تھے۔ آپ کی پہلی اہلیہ کے ہاں اولاد نرینہ نہ ہوتی تھی۔ ۱۹۱۶ء میں میری ہمشیرہ سے انکا نکاح ہوا۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت ہے کہ نکاح ہونے کے بعد پہلی اہلیہ سے ہی تین بچے پیدا ہوئے۔ جن میں دو قادیان میں فوت ہو گئے ایک زندہ ہے اور عیالدار ہے۔ تین لڑکے اور پانچ لڑکیاں میری ہمشیرہ سے زندہ ہیں۔ سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت بابرکت میں التماس ہے کہ حضور ان کے پسماندگان کے لئے دعا فرمادیں۔ اور ان کا جنازہ غائب بھی پڑھیں کیونکہ بنوں میں بہت قلیل جماعت ہے۔ اور احمدی احباب کی خدمت میں بھی التماس ہے کہ وہ بھی اپنے ہاں جماعتی طور پر نماز جنازہ پڑھ کر عنداللہ ماجور ہوں۔ اور ان کے پسماندگان کے لئے دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ ان کی ساری اولاد کو احمدیت کا سچا نمونہ بننے کی توفیق عطا فرمائے۔

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیۂ نفس کرتی ہے۔

حضرت مفتی محمد صادق صاحب مرحومؓ کی آخری خدمت

(از مسعود احمد صاحب جہلمی متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ)

حضرت مفتی صاحبؓ کا مکان جامعہ احمدیہ کی عمارت کے بالکل قریب ہی واقع ہے۔ وفات سے دو تین دن قبل ہی آپ کی علالت تشویشناک صورت اختیار کر چکی تھی جس کے پیش نظر مجلس خدام الاحمدیہ کی طرف سے طلبائے جامعہ احمدیہ اور محلہ کے بعض خدام کی آپ کے مکان پر ڈیوٹی لگا دی گئی تھی۔ چونکہ دن کے علاوہ رات کے وقت بھی باری باری آپ کے پاس بیٹھے تھے۔ وفات سے پہلی رات کو آپ کے سانس کی حرکت تیز ہو گئی تھی اور ماہر ڈاکٹروں کی انتہائی کوششوں کے باوجود افاقہ نہیں ہو رہا تھا۔ احمدیت کے اس فدائی اور عظیم بزرگ کی اس جہان فانی سے کوچ کی تیاری تھی۔ جسے محسوس کر کے ہماری آنکھیں ڈبڈبائی ہوئی تھیں اور دل فرط غم سے بیٹھے جا رہے تھے۔ رات ہم نے باری باری آپ کے پاس سورہ یٰسین پڑھتے ہوئے گذاری۔ آپ کی اہلیہ محترمہ کے علاوہ محلہ کی بعض دوسری مستورات بھی ان کے ساتھ رات بھر سوز و گداز کے ساتھ دعاؤں میں مصروف رہیں یہاں تک کہ صبح قریباً ساڑھے چھ بجے آسمان احمدیت کا یہ روشن ستارہ غروب ہو گیا انا للہ وانا الیہ راجعون۔

وفات کی خبر آناً فاناً سارے ربوہ میں پھیل گئی اور لوگ آپ کے مکان پر جمع ہونے شروع ہو گئے آپ کی نعش مبارک آپ کے مکان کے درمیانی کمرہ میں رکھ دی گئی جہاں پر خاص انتظام کے ساتھ احباب باری باری آپ کے چہرہ مبارک کی زیارت کرتے رہے۔ اس دوران میں ہم آپ کی چارپائی کے پاس کھڑے آپ کا چہرہ دکھانے کی ڈیوٹی سرانجام دیتے رہے۔

اس کے بعد بارہ بجے کے قریب آپ کی نعش مبارک کو غسل دیا گیا۔ اس خدمت میں سید مبارک احمد صاحب ابن حضرت سید سرور شاہ صاحبؓ جامعہ احمدیہ کے طالب علم۔ غلام محمد صاحب صادق۔ سید داؤد احمد صاحب اور خاکسار نے حصہ لیا۔

تین بجے کے قریب آپ کا جنازہ اٹھا کر مسجد مبارک کے سامنے لایا گیا اور حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے نماز جنازہ پڑھائی اور آپ کا جنازہ باہر سے آنے والے دوستوں اور رشتہ داروں کے انتظار کی وجہ سے دفاتر صدر انجمن احمدیہ کی عمارت میں لا کر رکھ دیا گیا۔ جہاں پر ہم رات کو باری باری آپ کے جنازہ کے قریب تسبیح و تحمید میں مصروف رہے اور ۱۴ جنوری کی صبح کو دس بجے کے قریب آپ کو بہشتی مقبرہ میں صحابہ کرام کے قطعہ خاص میں سپرد خاک کر دیا گیا۔

یہ ذکر کر دینا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مفتی صاحب مرحومؓ کی تجہیز و تکفین پر ہماری ڈیوٹیاں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خاص ہدایت اور مکرم جناب ناظر صاحب اعلےٰ۔ مکرم ناظر صاحب امور عامہ اور مکرم قائد صاحب مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کی خاص نگرانی کے ماتحت تھیں۔ جن کے بااحسن سرانجام پا جانے پر ہم خدا تعالےٰ کا شکریہ ادا کرتے ہیں اور احباب سلسلہ اور خاص طور پر صحابہ کرام حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ ہمارے لئے دعا کریں کہ خدا تعالےٰ ہمیں احمدیت اور اسلام کا سچا خادم بنائے اور خدمت دین کی زیادہ سے زیادہ توفیق عطا فرماتا رہے۔

مجالس خدام الاحمدیہ کے قائدین اور جملہ عہدیداران حضرات

خدمت دین کے اس بہترین موقع کو غنیمت جانیں

جہاں خدمت دین کے یہ بابرکت ایام عہدیوں کے بعد نصیب ہوتے ہیں وہاں بحیثیت عہدیدار خدمت دین کی توفیق بھی محض خدا تعالےٰ کے فضل سے ملتی ہے اس لئے ایسے احباب کا فرض ہے کہ وہ اپنے آپ کو اس کا اہل ثابت کرنے کے لئے پورے انہماک سے خدمت بجا لائیں۔

لہٰذا ہمارا فرض ہے کہ ہم خدام الاحمدیہ کے آمد کے بجٹ کو بہت اوپر لے جائیں تا خدام الاحمدیہ کے پروگرام کو کماحقہ اور آسانی کے ساتھ چلایا جا سکے۔ اور یہ نتیجہ محض جملہ عہدیداروں کی مجموعی کوشش سے ہی برآمد ہو سکتا ہے۔

مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

رسالہ تشحیذ الاذہان کا دوبارہ اجراء

احمدی بچوں اور بچیوں کیلئے پندرہ روزہ رسالہ شائع ہو رہا ہے

اللہ تعالےٰ کے فضل سے نئے سال کے شروع سے بچوں اور بچیوں کے لئے اسلامی رسالہ تشحیذ الاذہان کے نام سے جاری ہو رہا ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے پسند فرمایا ہے کہ اس رسالہ کا نام تشحیذ الاذہان ہی رکھا جائے۔ یہ اسی رسالہ کا نام ہے جو حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے خود جاری فرمایا تھا۔ اور یہ نام حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تجویز فرمایا تھا۔

ہر ماں باپ کے لئے بچوں کی تربیت اور ان کے لئے دینی ماحول مہیا کرنے کا سوال سب سے اہم ہوتا ہے یہ رسالہ انشاء اللہ العزیز کافی حد تک اس ضرورت کو پورا کرے گا۔

یہ رسالہ مہینہ میں دو بار شائع ہوا کرے گا۔ اس کا سالانہ چندہ پانچ روپے ہوگا احباب سے درخواست ہے کہ جلد اس رسالہ کی خریداری منظور فرمائیں اور سالانہ چندہ کی رقم پیشگی ارسال فرمائیں۔ جو دوست ۳۱ جنوری ۵۷ء تک خریداران کر سالانہ چندہ بھجوا دیں گے ان کے نام پہلے نمبر میں رسالہ دور جدید کے بنیادی خریداروں کے طور پر شکریہ کے ساتھ درج ہوں گے۔ انشاء اللہ العزیز

خاکسار ابو العطاء جالندھری

اعلان دار القضاء

چوہدری غلام حسین صاحب ولد چوہدری غلام رسول صاحب مرحوم ساکن کوٹ احمدیاں سندھ نے درخواست دی ہے کہ ہمارے والد صاحب مرحوم کے نام دس مرلہ اراضی قطعہ ۱/۳۲ محلہ ب (باب الابواب) میں الاٹ ہے۔ یہ اراضی مرحوم کے ورثاء (پانچ لڑکے۔ چار لڑکیاں اور ایک بیوہ کے) نام منتقل کی جائے اگر کسی صاحب کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو ایک ماہ تک اطلاع دیں۔ بعد میں کوئی عذر مسموع نہ ہوگا

ناظم دار القضاء ربوہ

اُذکروا موتاکم بالخیر

میرے تایا زاد بھائی مکرم بابو نذر احمد خانصاحب ولد محمد ابراہیم خان صاحب مرحوم امرتسری کھیوڑہ میں بتقدیر الٰہی ۱۳/۱ کو بوقت چھ بجے شام بعارضہ ڈبل نمونیہ اچانک وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم کھیوڑہ سالٹ مائنز میں ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ کے عہدہ پر فائز تھے۔ ان کا جنازہ کھیوڑہ سے ربوہ لایا گیا۔ جہاں پر مورخہ ۵۷/۱/۱۵ کی صبح کو سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت مرحوم کی نماز جنازہ پڑھائی اور ان کے لواحقین سے مرحوم کے حالات دریافت فرمائے بعد ازاں اسی دن ان کو بہشتی مقبرہ میں سپرد خاک کر دیا گیا۔

مرحوم امرتسر کے سب سے پہلے احمدی خاندان کے فرد تھے۔ ان کے دادا حضرت میاں قطب الدین خانصاحب مرحوم امرتسری حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اولین صحابہ میں سے تھے۔ ان کا نام ۳۱۳ صحابہ کرام کی فہرست میں شامل ہے۔ مرحوم کے والد مرحوم بھی صحابی تھے۔

وفات کے وقت مرحوم کی عمر قریباً ۳۸ سال تھی۔ آپ نے اپنے پیچھے ایک بیوہ اور پانچ بچے یادگار چھوڑے ہیں۔ مرحوم موصی تھے اور بہت با اخلاق تھے۔ اور فطرت نہایت سعید پائی تھی۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز سے اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بے حد محبت رکھتے تھے۔ مرکز سے اتنا انس تھا کہ بیماری کے باوجود ہر سال جلسہ سالانہ پر تشریف لاتے۔ مرکز سے آنے والے مہمانوں کی از حد خدمت کرتے۔ پابند صوم و صلوٰۃ تھے۔ بزرگان سلسلہ اور دیگر احباب مرحوم کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔ کہ خدا تعالےٰ مرحوم کو اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے اور اپنی رحمت و بخشش کی چادر اڑھائے اور ان کے چھوٹے بچوں اور اہلیہ محترمہ اور دیگر لواحقین کا حافظ و ناصر ہو اور ان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور مرحوم کی اولاد اپنے والد کی تمناؤں کے مطابق بڑھے اور پھلے پھولے۔ نیک و تقویٰ شعار ہو اور سلسلہ کی خادم ہو۔ آمین

(نصیر احمد خان جامعہ احمدیہ ربوہ)

(۲)

خاکسار کی والدہ محترمہ جو چھ ماہ سے مسلسل بیمار تھیں ۱۲-۱۳ جنوری کی درمیانی شب کو اپنے مولا حقیقی سے جا ملیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔

احباب مرحومہ کے لئے دعائے مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔

محمد ظفر اللہ۔ ۹۶/۴ لالوکھیت کراچی ۱۹

درخواستہائے دعا

(۱) خاکسار کی والدہ محترمہ امام بی بی صاحبہ (صحابیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام) کھاریاں میں بیمار ہیں۔ احباب کرام سے ان کی صحت و درازی عمر کے لئے درخواست دعا ہے۔

محمد شفیع سلیم ۱۵/۴ خرطوم لائن نوشہرہ چھاؤنی

(۲) میری مالی حالت تشویشناک ہے اور میں خود اور میری بیوی بیمار ہیں۔ احباب کشائش رزق اور صحت کیلئے دعا فرمائیں۔

محمد اسماعیل ریٹائرڈ ٹیچر جیونت بلڈنگ لاہور

باغات سے متعلق چند باتیں

چوہدری محمد سعد اللہ صاحب سیال بی ایس سی انسپکٹر زراعت صدر انجمن احمدیہ

باغ کی اہمیت

پھل انسانی غذا کا ایک ضروری اور اہم جزو ہے۔ بلکہ اس میں ایسے اجزا بھی شامل ہیں۔ جو عام انسانی خوراک کو جزو بدن بننے میں مدد دیتے ہیں۔ اور جسم انسانی کو بیماریوں سے محفوظ رکھتے ہیں۔ ہمارے ملک میں پھلوں کا استعمال صرف امراء کے طبقہ تک محدود ہے۔ اگر ملک کی آبادی اور رقبہ کے مدنظر باغات کو بڑھانے کی طرف توجہ دی جائے تو نہ صرف یہ پھل عوام تک سستے داموں پہنچ جائیں بلکہ عوام کا معیاری زندگی باغات کی آمد کی وجہ سے بلند ہو جائے۔

ہمارے ملک کا کاشتکار بالعموم کاہل اور لکیر کا فقیر ہے۔ اگر محنت اور حالات کے تقاضوں کے مطابق کام کی عادت ڈالی جائے۔ تو باغات کے ذریعہ اتنی آمد پیدا کی جا سکتی ہے کہ کوئی اور فصل اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ چونکہ باغ کافی محنت اور احتیاط چاہتا ہے۔ اور ہمارا زمیندار کمئی علم کے باعث اپنے آباؤ اجداد کے طریق کاشت سے ہٹ کر نئی راہیں اختیار کرنے سے گریز کرتا ہے۔ اسلئے باغات کی طرف لوگوں کی توجہ بہت کم ہے۔

انتخاب زمین

باغ کے لئے زرخیز زمین تو بہرحال عمدہ سمجھی جاتی ہے۔ لیکن درمیانی قسم کی زمین بھی جس میں عام فصلیں اگائی جا سکیں باغ کے لئے کارآمد ہوتی ہے۔ چونکہ درختوں کی جڑیں کافی دور تک زمین کے اندر چلی جاتی ہیں اسلئے اس بات کا خیال رکھنا ضروری ہے۔ کہ زمین کے نیچے ریت کنکر پتھر اور کالی مٹی کی تہ نہ ہو سیم اور تھور والی زمین باغ کے لئے موزوں نہیں ہوتی۔ گو بعض پھلدار پودے مثلاً امرود الوچہ اور بیری وغیرہ ایسی زمین میں بھی ہو جاتے ہیں۔ ہندی۔ سفیدہ اور شیشم بھی ایسی زمین میں کامیابی سے لگائے جا سکتے ہیں۔

تیاری زمین

جس زمین میں باغ لگانا ہو اس کی پہلے خوب تیاری کرنی چاہیئے تاکہ زمین بھربھری ہو جائے زمین میں بار بار ہل چلائیں تاکہ کھیت میں سے ہر قسم کی جڑی بوٹیاں تلف ہو جائیں۔ اس کے بعد گوبر کی کھاد کافی مقدار میں ڈالیں اور اگر یہ میسر نہ آسکے تو سبز کھاد کے طور پر گوارا سن برسیم مٹری یا سینجی کاشت کی جائے۔

باغ لگانے کا وقت اور طریق

سابق صوبہ پنجاب میں باغات لگانے کے لئے دو ہی موسم ہیں موسم بہار اور موسم برسات ان دونوں موسموں میں جس وقت بھی زمین تیار ہو جائے۔ اور پودے مہیا ہو سکیں۔ باغ لگایا جا سکتا ہے۔ پودوں کے درمیان مناسب فاصلہ رکھنا نہایت ضروری ہے۔ تاکہ تمام پودے یکساں خوراک حاصل کر سکیں۔ اور ان میں مقابلہ کی روح باقی نہ رہے۔ ویسے ترتیب وار سے لگائے ہوئے پودے خوبصورت معلوم ہوتے ہیں۔ پودوں کی ترتیب کے لئے دو طریق اختیار کئے جاتے ہیں۔ اول مربع سسٹم جس میں چار ہمسایہ پودے مربع کی شکل بناتے ہیں۔ یہ آسان اور سادہ طریق ہے۔ لیکن اس میں ایک نقص یہ ہے کہ چاروں پودوں کے درمیان کافی جگہ خالی رہ جاتی ہے۔ اگر درمیان میں فصل مثلاً پھلیدار اجناس اور سبزیاں وغیرہ کاشت کی جائیں۔ تو پھر اس طریق پر فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ دوسرا طریق اس میں بھی مربع بنایا جاتا ہے۔ لیکن ان کے عین درمیان ایک پانچواں پودہ جس کی عمر تھوڑی ہو لگایا جاتا ہے۔ تاکہ اصل باغ کے تیار ہونے۔ اور پھل دینے سے قبل درمیانی پودے جو جلدی پھل دے دیتے ہیں اکھاڑ دئے جائیں۔ بعض لوگ آمدنی کی خواہش کے مدنظر درمیانی فالتو پودوں کو نہیں نکالتے جس کی وجہ سے مستقل باغ کے پودے جو مربع کی شکل میں ہوتے ہیں پوری خوراک حاصل نہیں کر سکتے۔

پودوں کے درمیان فاصلہ

فاصلہ کا تعلق پودوں کی قسم زمین موسم اور معاشی حالات سے ہوتا ہے۔ مناسب فاصلہ کا لحاظ نہ رکھنے سے باغ کے پھل اور اس کی عمر پر برا اثر پڑتا ہے۔ فی ایکڑ کی تعداد اور فاصلہ کا اندازہ درج ذیل کیا جاتا ہے

قسم باغ	فاصلہ	تعداد فی ایکڑ
(۱) انگور و فالسہ	۱۰ فٹ	۴۳۵
(۲) امرود	۲۰ "	۱۰۹
(۳) آم قلمی	۳۰ "	۴۸
(۴) آم تخمی	۳۵ "	۳۵
(۵) سنگترہ۔ مالٹا لیموں وغیرہ	۲۵ "	۷۰
(۶) جامن	۳۰ "	۴۸
(۷) پیوندی بیری شہتوت	۳۰ "	۴۸

پودے لگانے کے بعد گوڈائی۔ رکھوالی اور ہل چلا کر گھاس کو تلف کرنا ایسے امور ہیں کہ اگر ان کا خیال نہ رکھا جائے تو باغ سے پورا فائدہ نہیں اٹھایا جا سکتا بلکہ پودوں کے ضائع ہونے کا خطرہ ہوتا ہے

پودوں کا انتخاب

باغ لگاتے وقت اچھے اور زیادہ پھل دینے والے پودوں کا انتخاب کرنا چاہیئے کیونکہ سستے اور نکمے پودے نہ اچھا پھل دے سکتے ہیں نہ ان کے پھل سے پوری آمدنی ہو سکتی ہے۔ لیکن کھاد گوڈائی اور پانی وغیرہ پر ساری محنت اور خرچ اسی طرح ہوتا ہے گورنمنٹ کی طرف سے نرسریاں قائم ہیں جہاں سے اچھے پودے مل سکتے ہیں

گڑھے اور نصب درختاں

باغ کی خوبصورتی کے مدنظر ضروری ہے کہ پودے ایک ہی قطار میں سیدھے لگائے جائیں تاکہ گوڈائی اور ہل چلانے میں بھی دقت نہ ہو باغ لگانے سے پہلے پودوں کے گڑھے زمین کی طاقت کے انحصار کے مطابق ہوں گے اگر زمین طاقتور ہو تو گڑھے چھوٹے اور اگر زمین درمیانی قسم کی ہو۔ تو گڑھے ۳×۳ فٹ ہوں گڑھوں کو قریباً پندرہ دن تک کھولا رکھا جائے اس کے بعد گوبر کی کھاد۔ بھل نہر۔ اور مٹی برابر تعداد میں ملا کر گڑھے پر کئے جائیں گڑھے پر کرنے کے بعد انہیں سیراب کر دینا مناسب ہوگا تاکہ مٹی وغیرہ کھیت کی سطح کے برابر آ جائے وتر آنے پر گڑھے کے درمیان ایک چھوٹا سا گڑھا کھود کر اس میں پودا نصب کیا جائے۔ پودا گڑھے میں بھی اس قدر گہرا لگانا چاہیئے جتنا کہ نرسری میں تھا۔ لیکن تنے کے ساتھ تھوڑی مٹی چڑھا دی جائے تاکہ اسے پانی نہ چھوئے پودا لگانے کے بعد پانی دیا جائے

ہوا توڑ باڑیں

آندھیوں اور تیز ہواؤں سے نہ صرف پھل اور پھول کا نقصان ہوتا ہے بلکہ بعض اوقات باغ کے پودے تا جڑ سے اکھڑ جاتے ہیں اسلئے ہوا کا زور کم کرنے اور باغ کی حفاظت کے لئے چاروں طرف ندا اور درخت لگانے چاہئیں مثلاً جامن شیشم اور سفیدہ وغیرہ پھر ان کے درمیان چھوٹے اور گھنے درخت لگائے جاتے ہیں مثلاً شہتوت۔ بیری۔ انار۔ لیموں وغیرہ تاکہ سرے پر درختوں کی ایک اونچی دیوار بن جائے جس سے ہوا کا زور ٹوٹ جائے باڑ کے درختوں اور باغ کے پودوں کے درمیان بھی اتنا ہی فاصلہ ہونا چاہیئے جتنا باغ کے پودوں کا آپس میں ہو تاکہ باڑ کے درخت باغ کی خوراک چرا کر اسے نقصان نہ پہنچائیں۔

حفاظت باغ

شروع سالوں میں باغ بہت زیادہ نگرانی اور حفاظت چاہتا ہے سخت سردیوں میں نازک اور چھوٹے پودوں کے اوپر سرکنڈا یا گھاس وغیرہ کے چھپر ڈالے جاتے ہیں۔ گرمی کے موسم میں

(باقی صہ پر)

درخواستہائے دعا

(۱) میرے والد صاحب قریباً ڈیڑھ ہفتہ سے بخار میں مبتلا ہیں اور میرے چھوٹے بھائی عزیز عبدالحی بھی بیمار ہیں۔ احباب جماعت صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں

عبدالمجید ناصر دیپ ایڈ لارد موسیٰ

(۲) میری والدہ عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہیں اب دو ہفتے سے زیادہ تکلیف ہوگئی ہے احباب دعائے صحت فرمائیں۔ عطاء اللہ S/O اللہ بخش صاحب ریلوے گارڈ خانپور بہاولپور

(۳) مولوی محمد سلیم صاحب کلکتہ میں عرصہ سے بیمار ہیں اور اب خدا کے فضل سے رو بصحت ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ صحت کلی عطا فرمائے۔ آمین

محمد سعید انسپکٹر بیت المال چونڈہ ضلع سیالکوٹ

(۴) ڈاکٹر محمد حسین صاحب آف ماڑی بچیاں بخار سے بیمار ہیں احباب ان صحت کیلئے دعا فرمائیں۔ خواجہ محمد احمد غلہ منڈی جڑانوالہ

(۵) میری تائی صاحبہ بہت سخت بیمار ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ انہیں شفا عطا فرمائے۔ مبارک احمد مجوپادی (حال تیج گاؤں) ڈھاکہ

(۶) میرا بچہ عزیز بشیر الدین عبداللہ ایک مقدمہ میں ماخوذ ہے۔ بزرگان سلسلہ عالیہ احمدیہ اور احباب جماعت سے عاجزانہ درخواست ہے کہ اپنی عام اور خاص دعاؤں میں عزیز کی بریت کے لئے دعا فرمائیں۔ مولوی عنایت اللہ پنشنر حافظ آباد۔

(۷) میرے والد صاحب بیمار ہیں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ انہیں صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین محمد بشیر سیکرٹری مال جماعت احمدیہ سوڑ کلاں ضلع گجرات

موصی اصحاب سے چند ضروری گذارشات

ذیل میں چند ضروری معروضات موصی اصحاب کی خدمت میں پیش کی جاتی ہیں جن کو اگر وہ ملحوظ رکھیں۔ تو امید ہے کہ وہ اپنے حسابات کو درست اور دفتر کے ریکارڈ کو مکمل رکھوانے میں دفتر کی قابل صد شکر گذاری اعانت فرمائیں گے۔

اول دفتر بہشتی مقبرہ کی طرف سے جب کسی گذشتہ سال یا متعدد گذشتہ سالوں کی آمدنی معلوم کرنے کے لئے "بجٹ فارم اصل آمد" پہنچے۔ تو پوری احتیاط کے ساتھ اور حتی الامکان بہت جلد اس فارم کو پُر کر کے واپس فرمائیں۔ سوائے خاص مجبوریوں کے۔ عام طور پر آپ سے یہ توقع کی جاتی ہے۔ کہ یہ فارم صحیح اندراجات کے ساتھ آپ دو ہفتہ کے اندر اندر واپس کر دیں۔ "تاکہ آپ کے حصہ کی آمد۔ وصیت کے چندوں کا حساب درست اور مکمل رہ سکے۔ آپ یہ انتظار کیوں کرتے ہیں۔ کہ آپ کو دوبارہ سہ بارہ یاددہانیاں کرائی جائیں۔ جیسا کہ آپ اپنی وصیت کی غرض اور اس کے مقصد اور اہمیت کو خوب سمجھتے ہیں۔ کیا آپ اس بات کو پسند فرماتے ہیں۔ کہ سلسلہ کے مال کے ایک حصہ کو یاددہانیوں اور رجسٹری نوٹسوں پر ضائع کیا جائے؟ اگر آپ کا جواب نفی میں ہے، اور یقیناً نفی میں ہوگا۔ تو پھر آپ کو دوسری۔ تیسری یاددہانی یا رجسٹری نوٹس کا انتظار کیوں ہو؟

دوم:۔ آپ کی طرف سے بجٹ فارم پُر ہو کر واپس آنے پر دفتر کی طرف سے آپ کو گذشتہ سال کی وصول شدہ رقوم کا تفصیلی حساب بھیجا جاتا ہے۔ جس سے آپ کو معلوم ہوتا ہے۔ کہ آپ کے ذمہ کتنا بقایا یا دفتر میں آپ کا کتنا فاضل ہے۔ اس تفصیلی حساب میں اگر آپ کی کوئی ادا کردہ رقم درج نہ ہو۔ تو مہربانی فرما کر فوری طور پر خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے کوپن نمبر اور تاریخ سے اطلاع دیں۔ جس کے ذریعہ سے وہ رقم داخل خزانہ ہوئی تھی۔ "تاکہ دوبارہ پڑتال کی جاسکے۔ اور اگر وہ رقم واقعہ میں آپ کے حساب میں درج ہونے سے رہ گئی ہو۔ تو درج کر کے آپ کا حساب درست کر دیا جائے۔

سوم:۔ اگر آپ خود اپنے چندہ حصہ آمد کی ادائیگی میں چھ ماہ سے زائد عرصہ کے بقایا دار ہیں۔ اور اس کی ادائیگی کے لئے آپ نے اس وقت تک دفتر سے کوئی معین صورت پیش کر کے مہلت نہیں لی۔ تو آپ کو اس کی فکر ہونی چاہیئے۔ ہوسکتا ہے بلکہ قواعد کے لحاظ سے ضروری ہے۔ کہ ایسی صورت حال میں آپ کی وصیت کو مجلس کارپرداز میں منسوخ کرنے کے لئے پیش کر دیا جائے۔ اور پھر آپ کو پریشان ہونا پڑے۔ پس آپ کو اپنے چندہ حصہ آمد کے بقایا زائد از چھ ماہ کی ادائیگی کے لئے دفتر کے ساتھ فوراً خط و کتابت کر کے فیصلہ کرنا چاہیئے۔ کہ آپ اس بقایا کی ادائیگی کے لئے کیا صورت اختیار کرنا چاہتے ہیں۔

چہارم:۔ اگر آپ نے اپنے بقایا کی ادائیگی کے لئے معین صورت پیش کر کے مہلت لے رکھی ہے۔ یا آپ نے اپنے کسی متوفی موصی رشتہ دار کے بقایا کی ادائیگی کے لئے ضمانت دی ہوئی ہے۔ تو اس بات کو فراموش نہ کیجئے۔ کہ دونوں صورتوں میں آپ کی ذمہ داری میں بہت بڑا اضافہ ہوگیا ہے۔ اور آپ کو اس ذمہ داری سے سبکدوش ہونے کے لئے اپنی دیگر ضروریات پر اس عہد کو مقدم کرنا چاہیئے۔ جو آپ نے مہلت لے کر یا ضمانت دے کر کیا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق عطا فرمائے۔

پنجم:۔ اگر آپ ایک مقام سے دوسرے مقام پر تبدیل ہو چکے ہیں۔ تو کیا آپ نے اپنے موجودہ پتہ سے (جس پر آپ سے خط و کتابت کی جا سکے) دفتر بہشتی مقبرہ کو مطلع فرما دیا ہے؟ اگر نہیں تو بہت جلد بلکہ اولین فرصت میں مطلع کر کے مشکور فرمائیں۔ "تاکہ بوقت ضرورت آپ کے سابقہ مقام اور پتہ پر خط و کتابت کر کے دفتر کا وقت اور پیسے ضائع نہ ہوں اور تا آپ کے ساتھ دفتر بوقت ضرورت رابطہ خط و کتابت" قائم رکھ سکے۔ اور اس میں تاخیر نہ ہو۔

ششم:۔ دفتر بہشتی مقبرہ سے خط و کتابت کرتے وقت اپنا وصیت نمبر ضرور لکھیں۔ کیونکہ ایک ہی نام کے خدا تعالیٰ کے فضل سے درجنوں اور بیسیوں موصی ہیں۔ بلکہ چند مثالیں ایسی بھی دیکھی ہیں۔ کہ ولدیت اور سکونت بھی ایک ہی تھی۔ لہٰذا دفتر بہشتی مقبرہ کو کسی بھی امر کے لئے مخاطب کرتے ہوئے اپنا وصیت نمبر ضرور تحریر فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

اوقات ——— دی یونائیٹڈ ٹرانسپورٹس سرگودہا

نمبر سروس	پہلی سروس	دوسری سروس	تیسری سروس	چوتھی سروس	پانچویں سروس	چھٹی سروس	ساتویں سروس	آٹھویں سروس	نویں سروس	دسویں سروس
از سرگودہا برائے لاہور	۳½	۴½	۵½	۶½	۷½	۸¾	۱۰	۱۱½	۱۳	۱۴½
از لاہور برائے سرگودہا	۳½	۵	۶½	۸	۹½	۱۰½	۱۲	۱۳½	۱۵	۱۶
از گوجرانوالہ برائے سرگودہا	۵¾	۱۰½	۱۵¼	نوٹ:۔ لاہور سرگودہا کے درمیان پانچ گھنٹے اور سرگودہا گوجرانوالہ کے درمیان سوا چار گھنٹے کا سفر ہے (جنرل منیجر)						
از سرگودہا برائے گوجرانوالہ	۵¾	۱۰½	۵¼							

درخواست ہائے دعا

(۱) برادرم محمد رمضان صاحب سخت بیمار ہیں۔ احباب کرام ان کی صحت کاملہ و درازی عمر کے لئے دعا فرمائیں۔
منظور احمد احمدی ساکن دیوان سنگھ تحصیل کبیر والہ ضلع ملتان

(۲) میں چند ایک دماغی پریشانیوں میں مبتلا ہوں احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنے فضل و کرم سے پریشانیوں سے نجات دے نیز میں چند دنوں سے بیمار ہوں، صحت کے لئے بھی دعا کی جائے۔
(نذیر اختر عباسی از ٹی کا ..... سرگودہا)

باغات سے متعلق چند باتیں

بقیہ صفحہ ۲

تنوں پر سفیدی کی جاتی ہے۔ تاکہ گرمی سے محفوظ رہیں۔ اس کے علاوہ پودوں کی کانٹ چھانٹ باقاعدہ ہونی چاہیئے خاص طور پر نچلے حصوں کی کانٹ چھانٹ پر پودے کی نشوونما اور خوبصورتی کا انحصار ہوتا ہے۔ بیماریوں سے محفوظ رکھنے کے لئے پودے پر سپرے بھی کیا جاتا ہے جو محکمہ زراعت کے شعبہ باغات کے مشورہ سے وقتاً فوقتاً کرتے رہنا چاہیئے۔